Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۶۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۲۴ رمضان ۱۳۹۸ھ ۳۰ ظہور ۱۳۵۷ہش ۳۰ اگست ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۹۹

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواھر الکلام

قرآن مجید ہر زمانہ میں پڑھا جانیوالا کلام ہے جو قیامت تک قائم رہے گا

اگر نجات چاہتے ہو تو مسکینی کے ساتھ اس کا جوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ

ارشادِ باری تعالیٰ

بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ (الطارق ۲۲-۲۳)

ترجمہ :- یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ کلام ایک بزرگ کلام ہے ہر جگہ اور ہر زمانہ میں پڑھا جانے والا کلام ہے (اور مزید کمال یہ ہے کہ) یہ لوحِ محفوظ میں ہے (یعنی قیامت تک قائم رہے گا)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّہٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شَفِیْعًا لِاَصْحَابِہٖ۔ (مسلم)

ترجمہ :- قرآن کریم پڑھا کرو اس لئے کہ یہ قیامت کے دن قرآن پڑھنے والے کے لئے شفیع بن کر آئے گا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"قرآن کریم میں پانچ سو کے قریب حکم ہیں اور اس نے تمہارے ہر ایک عضو اور ہر ایک قوت اور ہر یک وضع اور ہر یک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر یک مرتبہ فہم اور مرتبہ فطرت اور مرتبہ سلوک اور مرتبہ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا۔ پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا۔ دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا درپیش ہے بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو کہ وہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہیئے کہ پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جائے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوبِ حقیقی اور محسنِ حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اس سے کم تر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۴۶ تا صفحہ ۲۴۵)

اخبارِ احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تا حال تبلیغی اور تربیتی اغراض کے پیشِ نظر یورپ کے مختلف ممالک کا دورہ فرما رہے ہیں۔ ان دنوں حضور لندن میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

احبابِ جماعت رمضان المبارک کے اس آخری عشرہ میں خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی خاص تائید و نصرت کا سایہ حضور کے سر پر رکھے۔ آمین

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو بلڈ پریشر بڑھ جانے کی جو تکلیف ہو گئی تھی اس میں اب خدا تعالیٰ کے فضل سے کمی ہے۔ عام طبیعت بھی بہتر ہے۔

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

خاکسار ایک عرصہ سے ککروں کی تکلیف اور دورانِ سر اور اعصابی کمزوری کی وجہ سے بیمار ہے مختلف علاج کرا چکا ہوں لیکن افاقہ نہیں ہو رہا۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔

(شریف احمد اشرف مربی سلسلہ شیخوپورہ حال ربوہ)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا اکیسواں سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا اکیسواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۲۷، ۲۸، ۲۹ اخاء/اکتوبر بروز جمعہ تا ہفتہ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جملہ ناظمین اعلیٰ اضلاع۔ زعماء اعلیٰ/زعماء سے گذارش ہے کہ وہ ابھی سے اجتماع کی تیاری شروع کر دیں اور کوشش فرماویں کہ زیادہ سے زیادہ انصار اس اجتماع میں شمولیت فرماویں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۴؍رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ
۳۰؍ظہور ۱۳۵۷ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعاؤں کی قبولیّت کا حظ پانے کے خاص ایّام

رمضان المبارک کی سب سے عظیم برکت یہ ہے کہ اس کا دعاؤں کی قبولیت سے خاص تعلق ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں رمضان کے روزوں کی فرضیت اور اس کی غرض و غایت کا ذکر کیا ہے وہاں ساتھ ہی اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فرما کر رمضان کی اِس سب سے عظیم برکت کی طرف توجہ دلائی ہے۔

جب قرآن مجید سے یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ رمضان کا دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ خاص تعلق ہے تو پھر ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم رمضان کے روزے رکھنے اور جملہ دیگر عبادات بجالانے کے علاوہ اِس ماہِ مبارک میں اللہ تعالیٰ کے حضور خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کریں اور بالخصوص اِس ماہِ مبارک کے آخری عشرہ میں تو جس میں سے آجکل ہم گزر رہے ہیں اپنی دعاؤں کو کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رمضان کی اِس عظیم الشان برکت کا ذکر کرکے ہمیں اِس کے بابرکت ایام میں بکثرت دعائیں کرنے کی بہت بڑے زوردار الفاظ میں تلقین فرمائی ہے۔ مثال کے طور پر حضور رضی اللہ عنہ رمضان کا دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ خاص تعلق واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"رمضان کے دنوں میں دعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں۔ ایک تو تہجد کے ذریعہ عبادت کرنے کا موقع ملتا ہے اور تسبیح و تحمید زیادہ کی جاتی ہے۔ علاوہ اس کے دعاؤں کا بھی موقع ملتا ہے اور رمضان کو قبولیت دعا سے خاص تعلق بھی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ رمضان کے ذکر کے ساتھ فرماتا ہے وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ میرے بندے جب میرے بارہ میں سوال کریں تو ان سے کہو کہ میں قریب ہوں اور پکارنے والے کی دعا سنتا ہوں۔ چونکہ ان دنوں تمام عالم اسلامی دعاؤں میں مصروف ہوتا ہے اس لئے دعائیں زیادہ سنی جاتی ہیں کیونکہ قاعدہ ہے کہ جس کام کو زیادہ لوگ مل کر کریں وہ عمدگی سے اور اچھی طرح ہوتا ہے۔ پس ایک تو روزوں میں عبادت زیادہ کی جاتی ہے دوسرے دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں اور اس سے روحانیت کے سلسلہ میں ترقی ہوتی ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹؍مئی ۱۹۲۲ء بحوالہ الفضل ۱۳؍جنوری ۱۹۶۵ء)

پھر سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعاؤں کی قبولیت سے رمضان کے خاص تعلق اور اس کے بابرکت ایام میں بکثرت دعائیں کرنے کی اہمیت پر ہی زور نہیں دیا بلکہ یہ بھی واضح فرمایا کہ اِن ایام میں خاص طور پر کیا دعائیں مانگنی چاہئیں۔ چنانچہ حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"پس ان (یعنی رمضان المبارک کے) ایام میں خصوصیت سے دعائیں کرو۔ مگر صرف اپنے نفس کو ہی مدنظر نہیں رکھنا چاہیئے بلکہ اسلام اور سلسلہ کی ترقی اور کامیابی کے لئے بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔ ہم اس وقت ایک جنگ کی حالت میں ہیں اور جنگ کے موقع پر شخصی ضرورتوں کو قومی ضرورتوں پر قربان کر دیا جاتا ہے۔ جس طرح جنگ کے موقع پر نہیں دیکھا جاتا کہ کسی کا اکلوتا بیٹا ہے یا دس پانچ بلکہ قوم کی خاطر قربانی کا سوال ہوتا ہے اسی طرح آج اسلام کی عظمت کا سوال ہے اور خصوصیت سے اسلام کی خدمت کی ضرورت ہے۔ پھر ایک طریق دعا کرنے کا اور بھی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا کرتے وقت اپنے بھائیوں کو یاد رکھا کرو۔ یہ منع ہے کہ کوئی شخص اپنے لئے دعا نہ مانگے اور صرف دوسروں کے لئے دعا مانگے۔ دعا اپنے لئے بھی مانگنی چاہیئے اور دوسروں کے لئے بھی۔ جب ایک شخص دوسروں کے لئے دعا مانگتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعا مانگتے ہیں جو شخص دوسروں کے لئے ہی مانگتا ہے وہ غلطی کرتا ہے۔ اس میں کبر پایا جاتا ہے گویا وہ اپنے آپ کو خدا کا محتاج نہیں سمجھتا۔ سو اپنے لئے بھی دعا مانگو اور دوسروں کے لئے بھی مانگو۔ اس سے اصلاحِ نفس اور قربانی کا مادہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ جب ہم خدا تعالیٰ سے کہتے ہیں کہ ہمارے فلاں بھائی کو یہ دے اور وہ دے تو کیا جب موقع پیدا ہوگا تو ہم خود حتی الامکان اس کی مدد نہ کریں گے؟ ضرور کریں گے ورنہ ہماری دعا جھوٹی ہوگی۔ اس طرح دعا کرنے سے قومی نظام مضبوط ہوتا ہے۔

پس جماعت کے سب بھائیوں کے لئے مصیبت زدوں کے لئے بھی اور ان کے لئے بھی جو ابتلاء میں ہوں خواہ وہ ابتلاء روحانی ہوں یا دنیوی مجموعی طور پر سب کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں تا ملائکہ ہمارے لئے دعائیں کریں۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵؍مارچ ۱۹۲۸ء)

سو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے ان آخری ایام میں ہمیں پورے درد و الحاح سے بکثرت دعائیں کرکے انہیں ان کے کمال تک پہنچانا چاہیئے۔ خود اپنے لئے بھی دعائیں کرنی چاہئیں اور دوسروں کیلئے بھی۔ اسلام اور سلسلہ کی ترقی اور کامیابی کی دعاؤں کو ہر قسم کی انفرادی دعاؤں پر ترجیح دینی چاہیئے۔ پھر خاص طور پر اِن ایام میں جبکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ آجکل یورپ کا تبلیغی اور تربیتی دورہ فرما رہے ہیں ہمیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور حضور کے اِس اہم دورے کی غیر معمولی کامیابی اور غلبۂ اسلام کے حق میں اس کے عظیم الشان نتائج کے لئے بھی درد و الحاح سے دعائیں کرنی چاہئیں اور جیسا کہ محترم وکیل التبشیر صاحب نے تحریک فرمائی ہے ہمیں جملہ مبلغین کرام اور دیگر کارکنان سلسلہ کو جو اطراف و جوانبِ عالم میں غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کو دو بالا کرنے میں ہمہ تن مصروف اور کوشاں ہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہیئے۔ الغرض ہمیں ان ایام میں انفرادی اور اجتماعی سطح پر ہمہ گیر دعائیں کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھنی چاہیئے اس لئے کہ یہ ایام دعاؤں کی قبولیت کا حظ پانے کے خاص ایام ہیں۔

آخری عشرہ کی ایک بہت برکت والی رات

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"روزوں کی فضیلت کے بارہ میں ایک اور بھی بات ہے کہ اس ماہ کے آخری عشرہ میں ایک شب ہوتی ہے جس کو لیلۃ القدر کہتے ہیں۔ وہ اِس عشرہ کے وتر دنوں میں خصوصاً ہوتی ہے۔ یہ رات بڑی برکت والی ہے۔ مومنوں کو چاہیئے اِن ایام میں اِس شب کو تلاش کریں اور اس میں برکت حاصل کریں۔

پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنے لئے دعائیں کرو اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔ تم لوگوں نے عہد کیا ہے کہ تم خدا کے نام کو پھیلاؤ گے مگر اس کے رستہ میں بعض روکیں ہیں اور افسوس ہے کہ ان میں سے بعض خود تمہاری پیدا کردہ ہیں۔ مثلاً آپس کا لڑائی جھگڑا بھی بہت بڑی روک ہے۔ آپس کے لڑائی جھگڑے کو لیلۃ القدر سے ایک تعلق ہے اور وہ یہ کہ اس کی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر کا وقت بھول گیا۔ چنانچہ آتا ہے کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپؐ نے دیکھا کہ دو شخص آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے مجھے لیلۃ القدر کے وقت کے متعلق علم دیا تھا مگر تمہارا جھگڑا دیکھ کر میں بھول گیا۔ پس لیلۃ القدر کے علم سے جو فائدہ اُمّتِ محمدیہ کو ہونا تھا اس سے تمام اُمّت دو شخصوں کے جھگڑنے کے باعث محروم ہو گئی۔

یہ وہ رات ہے کہ اس میں جو نیک دعا کی جائے قبول ہوتی ہے لیکن خدا سے کچھ لینے کے لئے قربانی کی ضرورت ہے اور وہ قوم کہاں قربانی کر سکتی ہے جو ایک دوسرے کے خون کی پیاسی ہو۔ تم میں سے بعض لڑتے ہیں اور اس لڑائی سے جماعتی اور ملی فوائد کو ذاتی فوائد یا جھگڑے پر قربان کر دیتے ہیں۔ مگر ایسے لوگوں کو معلوم نہیں کہ ذاتی عزت بھی جماعت ہی کی عزت سے ہوتی ہے اور اگر جماعت کی عزت نہ رہے تو اس کے افراد بھی ذلیل ہو جائیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹؍مئی ۱۹۲۲ء)

رمضان المبارک میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الٰہی جماعتوں کیلئے ایک عظیم سبق

مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کراچی

اطاعتِ خداوندی کا کامل مظاہرہ:

سال میں گیارہ مہینے انسان خدا تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کی عمومی کوشش میں لگا رہتا ہے لیکن سال میں ایک مہینہ (رمضان) ایسا آتا ہے کہ اس مہینہ میں انسان نہایت اعلیٰ رنگ میں عارفانہ اور عاشقانہ طور پر کامل اطاعت کا مظاہرہ کرتا ہے وہ نہ صرف حرام و ناجائز امور کو چھوڑ دیتا ہے بلکہ اس کے ساتھ حلال و جائز امور اور اپنے حقوق کو بھی خدا کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔

الٰہی جماعتوں کے لئے ایک عظیم الشان سبق:

پس رمضان المبارک میں ایک مومن کی آزمائش و امتحان کے دو پہلو ہیں:

(۱) بھوک و پیاس کا برداشت کرنا۔

(۲) حرام و ناجائز امور ترک کرنے کے ساتھ ساتھ حلال و جائز یعنی اپنے حقوق و جائز خواہشات سے دستبردار ہو جانا۔

اس آزمائش اور امتحان میں خدا تعالیٰ کی کامل اطاعت کے علاوہ ایک عظیم الشان سبق الٰہی جماعتوں کے لئے پوشیدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ جب الٰہی جماعتیں اپنے ابتدائی دور میں سے گزرتی ہیں تو ان کو بھی پہلے رمضانی اور صومی حالات و کیفیات سے گزرنا پڑتا ہے۔ تب جا کر کہیں ان کی کامیابی کا چاند طلوع ہوتا ہے اور ان کی فتح کا دن چڑھتا ہے۔

پس ماہِ صیام کے ذریعہ الٰہی جماعتوں کو یہ حقیقت سمجھائی گئی ہے کہ کامیابی کا چاند دیکھنے سے پہلے اور فتح و غلبہ کا یوم عید چڑھنے سے پہلے تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم رمضانی آزمائشوں اور امتحانوں سے گزرو۔ یعنی یا معشر المومنین اللہ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے کر اور الٰہی جماعت میں داخل ہو کر بھوک و پیاس کے مصائب بھی برداشت کرنے پڑیں گے۔ تمہیں اس راہ میں اپنے اموال و املاک کے حقوق سے بھی محروم ہونا پڑے گا تمہیں وسائلِ معیشت اور اسبابِ زندگی اور ذرائع روزگار سے بھی ہاتھ دھونے پڑیں گے راہِ حق میں تم سے زندہ رہنے کا حق بھی چھینا جائے گا۔ لیکن اگر تم ان تمام آزمائشوں اور امتحانوں میں صابر اور ثابت قدم رہو گے تو بالآخر خدا تعالیٰ ضرور تمہاری فتح اور غلبہ کا آفتاب طلوع کرے گا۔ جس طرح رمضان کی مشقتوں اور ریاضتوں کے بعد یوم عید آتا ہے اسی طرح یوم فتح بھی ضرور آئے گا۔

قرآنی ارشاد:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان امتحانوں اور آزمائشوں کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:۔

"وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ"

(اے مومنو) اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور تمہارا امتحان لے گا اور تم کو آزمائش میں ڈالے گا۔

آگے تفصیل بتائی ہے کہ یہ امتحان پانچ قسم کا ہو گا۔

(۱) "مِنَ الْخَوْفِ" خوف کے ذریعہ جس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ مخالف تمہارے لئے خوف و حزن کے حالات پیدا کریں گے۔ مختلف قسم کی دھمکیوں اور گیدڑ بھبکیوں سے تم کو ہراساں و پریشان کرنے کی کوشش کریں گے۔

(۲) "وَالْجُوْعِ" بھوک کے ذریعہ آزمائش ہو گی یعنی مخالف لوگ بھوک و پیاس کی مشقت میں تم کو ڈال دیں گے۔

(۳) "وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ" اور مالی نقصانوں کے ذریعہ بھی آزمائش ہو گی۔

یعنی دشمنانِ حق تمہارے اموال کو اور تمہاری املاک کو لوٹیں گے اور نقصان پہنچائیں گے توڑ پھوڑ کریں گے۔ آگ لگائیں گے۔ زبردستی قبضہ جمائیں گے اور تمہیں محروم کر دیں گے وغیرہ

(۴) "وَالْاَنْفُسِ" اور جانوں کے ذریعہ بھی امتحان لیا جائے گا۔ یعنی منکرین صداقت تمہارے خون کے بھی پیاسے ہوں گے اور تمہاری جانیں لینے کے درپے ہوں گے۔ تم میں سے بعض کو ان کے ہاتھوں جامِ شہادت نوش کرنا پڑے گا۔

(۵) "وَالثَّمَرٰتِ" اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ بھی آزمائش ہو گی یعنی تمہارے باغوں اور کھیتوں اور فصلوں کو بھی تباہ کر دیں گے یا ان پر قبضہ کر لیں گے۔

ثمرات میں یہ مفہوم بھی شامل ہے کہ تمہاری کوششوں اور استعدادوں اور قابلیتوں کا جو ثمرہ تمہیں ملنا چاہیئے اس سے بھی محروم کر دیں گے۔

ان ابتلاؤں کی نشاندہی کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ

ان ابتلاؤں اور آزمائشوں کے دوران تکالیف اور ان زیادتیوں پر صابر اور ثابت قدم رہنے والوں کو بشارت اور خوشخبری دے دو کہ کامیابی و فتح تمہارے ہی قدم چومے گی اور اس شبِ ظلم کے بعد ضرور تمہارے لئے صبحِ مسرت نمودار ہو گی جو خوشیوں اور مسرتوں کا پیغام لے کر آئے گی اور تمہاری ترقیات کے تمام ابواب وا ہو جائیں گے۔

سنتِ مستمرہ:

الغرض قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی سنت ہر امت کے ساتھ اسی طرح پر چل رہی ہے کہ وہ ان دشوار گزار گھاٹیوں اور کٹھن منزلوں کو طے کر کے ہی اپنی منزلِ مقصود کو پہنچتی رہی ہے۔

قوم موسیٰؑ: جیسے حضرت موسیٰؑ اور ان کی امت کو فرعون اور فرعون کے ساتھیوں کے ہاتھوں سخت ترین آزمائشوں اور ابتلاؤں سے گزرنا پڑا۔ فرعون نے بنی اسرائیل کو اپنا غلام بنا کر رکھا ہوا تھا۔ اور ان کے لئے ملک و حکومت میں ترقیات کے تمام ابواب مسدود تھے۔ جب بنی اسرائیل حضرت موسیٰؑ کے ہاتھ پر جمع ہوئے تو فرعون کے مظالم میں غیر معمولی وسعت اور شدت پیدا ہو گئی۔ یہاں تک کہ فرعون ان کو کلیتہً نیست و نابود کرنے کے لئے اپنے لاؤ لشکر سمیت ان پر حملہ آور ہوا اور دریائے نیل کے کنارے ان کو گھیر لیا۔ یہ وقت ابتلاء اور امتحان کے انتہا کا تھا۔ مگر دنیا نے یہ نظارہ دیکھا کہ فرعون اپنے لشکر کے ساتھ سمندر میں ڈوب گیا اور حضرت موسیٰؑ اور بنی اسرائیل ساحلِ نجات پر جا لگے۔

امتِ مسیحؑ: اسی طرح حضرت مسیحؑ اور ان کے حواریوں کا امتحان ہوا وہ سخت آزمائشوں میں ڈال دیئے گئے۔ تین سو سال کے بعد ان کی فتح کا آفتاب طلوع ہوا

صحابہ کرامؓ: پھر وہ نبی جو سید ولد آدم تھا اور نبیوں کا سردار تھا۔ آتا ہے اور کچھ صحابہؓ اس کے دامن سے وابستہ ہو جاتے ہیں۔ کفارِ مکہ ان پر ٹوٹ پڑتے ہیں وہ اس نبی معصومؐ کو اور آپؐ کے صحابہؓ کو گالیاں دیتے ہیں۔ مارتے پیٹتے ہیں ان کا سوشل بائیکاٹ کرتے ہیں۔ اور اتنا تنگ کرتے ہیں کہ بالآخر آپؐ اور آپؐ کے ساتھی وطن عزیز سے ہجرت پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ لیکن دشمنوں نے پھر بھی پیچھا نہ چھوڑا اور ہر قسم کے ظلم ڈھاتے رہے مگر ان تمام ابتلاؤں اور آزمائشوں کے بعد غلبہ و فتح کا دن چڑھتا ہے اور "جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ" کا نقارہ بج جاتا ہے۔

خدائی جماعتوں کا یوم عید:

اس سے ظاہر ہے کہ امتحان و آزمائش میں سرخرو ہونے کی مشق کرانے کے لئے ماہِ صیام آتا ہے جیسا کہ رمضان میں اللہ کے حکم پر بھوک و پیاس کو برداشت کیا جاتا ہے اور طبعی خواہشات کو کچل کر ضبط و صبر کا مظاہرہ کیا جاتا ہے تب بالآخر مسرتوں اور امیدوں کا چاند نظر آتا ہے اور یوم عید کا جشنِ مسرت منایا جاتا ہے۔ اسی طرح الٰہی جماعتیں رمضانی کیفیات سے گزر کر کامیابی کا چاند دیکھتی ہیں اور فتح و غلبہ کے دور میں داخل ہوتی ہیں پس جماعت احمدیہ کو اسلام کی فتح و غلبہ کا یوم عید ضرور نصیب ہو کر رہے گا اور تمام مخالف قوتیں ناکامی و نامرادی کا منہ دیکھیں گی۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان الفاظ میں دی ہے:۔

"خدا تیرے نام کو اس روز
تک جو دنیا منقطع ہو جائے
عزت کے ساتھ قائم رکھے گا
اور تیری دعوت کو دنیا کے
کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا۔ تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا۔ اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے ہیں اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا .... اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا۔ یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(تذکرہ ایڈیشن دوم صفحہ ۱۴۵-۱۴۶)

نیز فرمایا:-

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہیں کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا۔"

(تذکرہ ایڈیشن دوم صفحہ ۱۹۰)

اور اسی تبشیری پہلو کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا سے علم پا کر یوں بیان فرماتے ہیں:-

"دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں۔ یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ)

پھر فرماتے ہیں:-

"اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا .... دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے مکمل غلبہ کا دن دیکھنے سے پہلے اور "جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ" کا یوم عید آنے سے پہلے آزمائشوں اور ابتلاؤں سے گزرنا ضروری ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان ابتلاؤں کی خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ .... اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ سو ان صورتوں سے دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔"

(کشتی نوح)

نیز فرماتے ہیں:-

"بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ سو اے سننے والو ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیشخبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن ضرور پورا ہوگا۔"

(تذکرہ)

الغرض اس قسم کی آزمائشوں سے ہم کو گزرنا ہے جس کی ٹریننگ رمضان میں ہمیں دی جاتی ہے مگر ایسے حالات آنے پر گھبرانے اور مایوس ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ جب "مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ" کی کیفیت پیدا ہوتی ہے تو "اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ" کی سرور بخش اور امید افزا آسمانی آوازیں آتی ہیں۔ ملائکہ مدد کیلئے دوڑ پڑتے ہیں اور ہر طرف فتح کا نقارہ بج جاتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ" کا کتنا ہی عمدہ اور پیارا نقشہ اپنے ان الفاظ میں کھینچا ہے۔ آپ نے ۲۷ دسمبر ۱۹۵۴ء کے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"کچھ عرصہ تک تمہارے بوجھ بڑھتے چلے جائیں گے کچھ عرصہ تک تمہاری مصیبتیں بڑھتی چلی جائیں گی۔ کچھ عرصہ تک تمہارے لئے ناکامیاں ہر قسم کی مشکلیں بنا بنا کر تمہارے سامنے آئیں گی لیکن پھر وہ وقت آئے گا جب آسمان سے فرشتے اتریں گے اور وہ کہیں گے بس ہم نے ان کا جتنا دل دیکھنا تھا دیکھ لیا جتنا امتحان لینا تھا لے لیا۔ خدا کی مرضی تو پہلے ہی سے تھی کہ ان کو فتح دے دی جائے۔ جاؤ ان کو فتح دے دو اور تم فاتحانہ طور پر اسلام کی خدمت کرنیوالے اور اس کے نشان کو پھر دنیا میں قائم کرنے والے قرار پاؤ گے"

فتح اسلام کا جھنڈا:

جس طرح یوم عید سے پہلے ۳۰ دن کے روزے رکھنے پڑتے ہیں اسی طرح الٰہی سلسلوں کے لئے بھی کامیابی کے دن سے پہلے کئی امتحانی و ابتلائی راتیں آتی ہیں جن کے بعد فتح کا آفتاب طلوع ہوتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوربین نگاہ نوشتۂ تقدیر کو پڑھ کر ہمیں یہ خبر دے رہی ہے کہ:-

"ہمارے لئے مشکلات بھی ہیں ہمارے راستے میں روکیں بھی ہیں۔ ہمارے سامنے دشمنیاں اور عداوتیں بھی ہیں لیکن ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے اور انسانی عقل اور انسانی تدبیر آخر بیکار ہو کر رہ جاتی ہے ہم سمجھتے ہیں اور ہم یقین رکھتے ہیں بلکہ ہم سمجھتے اور یقین ہی نہیں رکھتے۔ ہم اپنی روحانی آنکھوں سے وہ چیز دیکھ رہے ہیں جو دنیا کو نظر نہیں آتی۔ ہم اپنی کمزوریوں کو بھی جانتے ہیں ہم مشکلات کو بھی جانتے ہیں جو ہمارے راستہ میں حائل ہیں ہم خلافت کے اتار چڑھاؤ کو بھی جانتے ہیں جو ہمارے سامنے آسکتے ہیں ہم ان حملوں اور مخالفتوں کو بھی دیکھ رہے ہیں جو ہمیں پیش آنے والے ہیں .... لیکن ہم ان جسمانی اور مالی اور سیاسی مشکلات کو بھی دیکھتے ہیں جو ہمارے سامنے رونما ہونے والی ہیں مگر ان سب دھندلکوں میں سے پار ہوتی ہوئی اور ان سب تاریکیوں کے پیچھے ہماری نگاہ اس اونچے اور بلند تر جھنڈے کو بھی انتہائی شان و شوکت سے لہراتا ہوا دیکھ رہی ہے جس کے نیچے ایک دن ساری دنیا پناہ لینے کے لئے مجبور ہوگی۔ یہ جھنڈا خدا کا ہوگا۔ یہ جھنڈا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوگا۔ یہ جھنڈا احمدیت کا ہوگا اور یہ سب کچھ ایک دن ضرور ہو کر رہے گا .... اور آخر وہی ہوگا جو خدا نے چاہا وہ نہیں ہوگا جو دنیا نے چاہا۔"

(الفضل ۱۲ مئی ۱۹۵۹ء)

ہمارا خدا وفادار خدا ہے:

اے شمع احمدیت کے پروانو! اس موقعہ پر میں آپ لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک خاص نصیحت یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جب ابتلاء و امتحان درپیش ہو تو اس وقت ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لئے اس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں دنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن ان پر دانت پیستا ہے مگر وہ جو ان کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے ان کو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں ان کو فتح بخشتا ہے کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اس خدا کا دامن نہ چھوڑے ...... اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا ...... خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے" (کشتی نوح)

(باقی صفحہ ... پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۷۵۲

میں غلام نبی ولد جھنڈے خاں صاحب قوم مغل۔ عمر ۷۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن کرشن نگر لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶-۵-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ نقد رقم ۷۰۰/- روپے
۲۔ نیشنل پرائز بانڈز ۴۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد غلام نبی ولد جھنڈے خاں صاحب۔ مکان ۴۸ چوہان روڈ مہتاب سٹریٹ کرشن نگر لاہور۔

گواہ شد محمد یونس جاوید سیکرٹری مال حلقہ سنت نگر۔ کرشن نگر لاہور۔

گواہ شد۔ محمد رفیق سیکرٹری تحریک جدید اسلام پورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۳۷۵۳

میں حشمت بی بی زوجہ عطاء محمد صاحب۔ قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال۔ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن قصور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۷-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

حق مہر وصول شدہ ۳۲/-
بالیاں وزن ۳ ماشہ ۱۵۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ حشمت بی بی زوجہ عطاء محمد صاحب قصور۔

گواہ شد عبد العزیز خاں جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ قصور۔ وصیت ۱۸۰۶۶

گواہ شد۔ مبشر احمد طاہر قائد مجلس خدام الاحمدیہ قصور۔

مسل نمبر ۲۳۷۵۴

میں مبشر احمد طاہر ولد محمد لطیف صاحب جنجوعہ قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن قصور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۷-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۴۰۰/- روپیہ بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں اور کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد مبشر احمد طاہر طاہر اسٹوڈیو قصور۔

گواہ شد۔ عبد العزیز خاں وصیت ۱۸۰۶۶ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ قصور۔

گواہ شد۔ طاہر محمود سیکرٹری مال، قائد قصور۔ وصیت ۲۲۴۶۸

مسل نمبر ۲۳۷۵۵

میں عبد اللطیف شاہد ولد چوہدری بدر الدین صاحب قوم باجوہ پیشہ ملازمت واقف زندگی عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن دار الصدر جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۶-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

پلاٹ ۱/۱۹ دار العلوم غربی ربوہ رقبہ ۱۲ مرلہ مالیتی ۱۵۰۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق حاصل نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد عبد اللطیف شاہد کوارٹرز تحریک جدید دار الصدر جنوبی ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل اسلم صدر محلہ دار الیمن ربوہ وصیت ۱۲۴۴۶

گواہ شد۔ صوبیدار فضل قادر اٹھوالی دفتر ماہنامہ تحریک جدید ربوہ۔ وصیت ۲۱۷۶۷

الٰہی جماعتوں کیلئے ایک عظیم سبق

بقیہ صفحہ ۲

پس جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی عالمگیر فتح یقینی اور حتمی ہے خواہ کتنے ہی اور کتنی ہی بار اور کیسے ہی کیوں نہ مخالفانہ حالات پیدا ہو جائیں بالآخر دینِ اسلام کی فتح کا نقارہ بج کر رہے گا۔

حرفِ آخر

الغرض یہ ہے ہمارا اصل مقصود اور یہ ہے ہماری اصل اور حقیقی عید کہ ساری نوعِ انسانیت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں اپنے خالق حقیقی کے آگے سربسجود ہو جائے مگر اس کامیابی کا چاند دیکھنے سے پہلے اور اس فتح کا یوم عید چڑھنے سے پہلے رمضانی کیفیت سے گزرنا پڑے گا اور ابتلاء و امتحان کی راتیں کاٹنی پڑیں گی۔ یہی عظیم سبق اور عظیم بشارت ہے رمضان المبارک کی۔ اس لئے ہمارا یہ ٹھوس عزم رہنا چاہیئے کہ

ہم دینِ ہدیٰ کے پرچم کو اونچا ہی اٹھاتے جائیں گے
جو طوفانوں کے پالے ہوں کیا خوف انہیں طوفانوں کا

ٹینڈر نوٹس محکمۂ جنگلات

میانوالی فارسٹ ڈویژن

ہر خاص و عام کو بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ محکمانہ طور پر کٹائی شدہ لکڑی از قسم ایندھن جو کہ کندیاں سب ڈویژن، لیاقت آباد سب ڈویژن کے مختلف مقامات پر پڑی ہے کے ٹھیکہ جات برائے ڈھلائی چھوٹی چھوٹی لاٹوں میں ٹینڈر درکار ہیں۔ جو کہ بنام عزیز اسلم خان مہتمم جنگلات میانوالی مورخہ ۹-۹-۷۸ بوقت ۱۲ بجے دوپہر پہنچ جانے چاہئیں۔ مجوزہ ٹینڈر فارم مبلغ ۱۵ روپے کے عوض کسی بھی روز دفتری اوقات کار میں زیر دستخطی سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

نیز ایک فارسٹ گارڈ کوارٹر چک نمبر ۲ ڈی بی ذخیرہ کندیاں میں تعمیر کرنے کے لئے ٹینڈر درکار ہیں۔ خواہشمند حضرات کے ٹینڈر دستخط کنندہ ذیل کو مورخہ ۱۰-۹-۷۸ بوقت ۱۲ بجے دوپہر پہنچ جانے چاہئیں۔ شرائط ٹینڈر فارم دفتر مہتمم جنگلات میانوالی سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

مہتمم جنگلات
حلقہ میانوالی

IPL 4547

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک اور قرآن کریم

رمضان المبارک اور قرآن کریم کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ اس مبارک مہینہ میں تلاوت قرآن کریم کا خاص طور پر اہتمام کیا جاتا ہے لیکن تلاوتِ قرآن کریم کا حقیقی فائدہ اسی صورت میں حاصل ہوتا ہے جبکہ تلاوت کرنے والے کو ترجمہ آتا ہو اور وہ اس کے معارف کو سمجھتا ہو۔ اس بنیادی نیک مقصد کے حصول کے لئے جماعت میں کئی تحریکیں جاری ہیں جن میں سے وقفِ جدید ایک اہم تحریک ہے۔ اس کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت میں جتنی تحریکیں بھی کی جاتی ہیں اُن سب کا مقصد اللہ تعالیٰ کی معرفت کا حصول اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دُنیا میں قائم کرنا ہے انہی تحریکوں میں سے ایک تحریک "وقفِ جدید" بھی ہے جس کے نئے سال کے آغاز کا میں آج اعلان کرتا ہوں۔ اس تحریک کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہماری جماعتوں میں ہر جگہ ایسے معلم موجود ہوں جو روزمرہ کی باتوں میں قرآن کریم کے احکام بتائیں اور لوگوں کی تربیت کریں۔" (خطبہ جمعہ الفضل ۱۴ر جنوری ۱۹۷۸ء)

تمام بزرگانِ سلسلہ اور احباب و خواتین سے درخواست ہے کہ رمضان المبارک کے اس بابرکت عشرہ میں اپنی دعاؤں میں ان تمام بھائیوں بہنوں اور بچوں کو یاد رکھیں جو وقفِ جدید کے مالی جہاد میں بشاشتِ قلب سے حصہ لیتے ہیں۔ اسی طرح وقفِ جدید کے ان معلمین کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جو کہ دور افتادہ علاقوں میں نوجوانوں اور بچوں کو قرآن کریم پڑھاتے ہیں اور ان کی تعلیم و تربیت میں مصروف ہیں۔ نیز وقفِ جدید کے مرکزی کارکنوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد فرمائیں۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب بہن بھائیوں، خوش دامن صاحبہ اور ان کی اولاد کا حافظ و ناصر ہو۔ ہماری ہر قسم کی پریشانیوں کو دور کرے اور ہماری مقامی جماعت کو دینی و دنیوی ترقیات عنایت فرمائے۔ آمین (محمد خلیق عالم فاروقی از ایران)

۲۔ مکرم سید سہیل احمد صاحب اسلام آباد کو ان دنوں بعض پریشانیاں درپیش ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے یہ پریشانیاں دور کر دے اور انہیں دینی و دنیوی برکات اور ترقیات سے نوازے۔ آمین

(عبدالوہاب اسلام آباد)

۳۔ یہ عاجزہ عرصہ دو سال سے بیمار چلی آتی ہے الحمد للہ کہ اب پہلے کی نسبت کافی افاقہ ہے۔ تمام احمدی بھائی بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ میری صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

احباب میرے بچوں، دامادوں، بیٹیوں اور ان کی اولادوں کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے دو پوتے بھی گزشتہ دو سال کے عرصہ میں عنایت فرمائے ہیں جن کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تجویز فرمائے ان کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین بننے کے لئے بھی درخواستِ دعا ہے۔

(لیڈی ڈاکٹر) رضیہ اقبال۔ دارالرحمت غربی ربوہ)

۴۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے ہمارے والد ماجد محترم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی وفات پا گئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات دے اور ان کی ساری اولاد کو صحیح معنوں میں خادمِ دین بنائے اور خود ان کا حافظ و ناصر ہو اور ہر پریشانی سے بچائے۔ آمین

(مرید احمد حمید۔ ماڈرن موٹرز لمیٹڈ۔ فیروز پور روڈ۔ لاہور)

دُعائے مغفرت

(۱) میرے بہنوئی مکرم فضل کریم صاحب صدیقی ابن محمد اسمٰعیل صاحب (مالک محمد اسمٰعیل اینڈ سنز موٹر باڈی بلڈرز آف راولپنڈی) ایک ہفتہ کی شدید بیماری کے بعد ۲۱ ر اگست ۱۹۷۸ء کو اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ پانچ بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑے ہیں۔ مرحوم کی تدفین قبرستان عام ربوہ میں عمل میں آئی جس میں اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (محمد اسمٰعیل صدیقی پوسٹ بکس ۶۴۳۱ کراچی)

(۲) خاکسار کے چھوٹے بھائی ریٹائرڈ کیپٹن جمال الدین صاحب ساکن گوئی تحصیل و ضلع کوٹلی (آزاد کشمیر) گوئی سے کوٹلی کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں بمقام دندلی حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے ۱۸ر اگست ۱۹۷۸ء کو اچانک وفات پا گئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ہائی بلڈ پریشر کے مریض تھے اور یہی بیماری جان لیوا ثابت ہوئی۔

آپ نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ مالی قربانیوں اور سلسلہ کی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے تھے اور نظامِ خلافت کے ساتھ والہانہ طور پر وابستہ تھے۔ یہ اچانک صدمہ ان کے خاندان اور تمام جماعت کے لئے بہت غم و اندوہ کا موجب ہوا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقامِ قرب سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا دین و دُنیا میں حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو۔ آمین۔ (امام الدین صدر جماعتِ احمدیہ گوئی ڈاک خانہ گوئی تحصیل و ضلع کوٹلی (آزاد کشمیر)

(۳) عزیزم مبشر احمد صاحب جو کہ مکرم برادرم محمد امین صاحب صراف پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ قلعہ صوبا سنگھ کے چھوٹے بیٹے تھے ۲۲ ر اگست ۱۹۷۸ء کو خون کی الٹیاں آنے کی وجہ سے بیس سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

عزیز مرحوم کو ۱۹۶۳ء سے خون کی الٹیوں کی کئی دفعہ تکلیف ہوتی رہی۔ گذشتہ سال بھی جب عزیزم خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں شریک ہوا بیماری نے سخت حملہ کیا تھا۔ اس کے بعد غالباً بیماری کا یہ تیسرا حملہ تھا جو جان لیوا ثابت ہوا۔

عزیز مرحوم فرمانبردار اور سعادت مند نوجوان تھا۔ ہنس مکھ، خوش اخلاق اور باغیرت احمدی تھا۔ آخر دم تک بیماری کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور گھر والوں کو حوصلہ دیتا رہا۔ سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی لینے والا مخلص نوجوان تھا ہر کسی کا ہمدرد و غمگسار تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس کی موت کی خبر سُنکر بکثرت احمدی اور غیر احمدی تعزیت کے لئے آئے اور وہ سب اس کی خوبیوں کے مداح تھے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کے ماں باپ، بہنوں اور بھائی کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور جنت میں بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار بشیر احمد زاہد۔ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ)

وعدہ جات چندہ وقفِ جدید کی فہرستیں

قائدین کرام! وقفِ جدید کے سالِ رواں کے وعدہ جات کی فہرستیں مکمل فرما کر جلد از جلد ارسال فرمائیں۔

(سیکرٹری وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴